الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾۔۔۔ حجام کی کمائی کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ شیو بناتا ہو یا داڑھی ایک مشت سے کم کرتا ہو تو ان دونوں کاموں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے اور ان دونوں کاموں کے علاوہ جو جائز کام وہ کرتا ہے، مثلاً سر کے بال کاٹنا، سر مونڈنا یا خط بنانا، تو ان کاموں سے حاصل ہونے والی آمدنی حلال ہے۔

لما فی المبسوط للسرخسی (۱۶/ ۳۸)

ولا تجوز الإجارة على شيء من الغناء والنوح والمزامير والطبل وشيء من اللهو؛ لأنه معصية والاستئجار على المعاصي باطل فإن بعقد الإجارة يستحق تسليم المعقود عليه شرعا ولا يجوز أن يستحق على المرء فعل به يكون عاصيا شرعا.

﴿۲﴾۔۔۔ اگر حجام کے پاس اتنی مقدار رقم حلال کی ہو جسکے عوض وہ قربانی میں شریک ہو رہا ہے، تو اسکے ساتھ قربانی کرنے کی گنجائش ہے۔

لما فی الدر المختار = (۲ / ۲۹۰ الزکوۃ، سعید)

(ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه ويورث عنه) لأن الخلط استهلاك إذا لم يمكن تمييزه عند أبي حنيفة، وقوله أرفق إذ قلما يخلو مال عن غصب.

﴿۳﴾۔۔۔ اگر حجام حرام رقم سے قربانی کے جانور میں شریک ہو رہا ہے تو اسے شریک نہیں کرنا چاہیے البتہ اگر کسی نے شریک کر لیا ہے تو ایسی صورت میں بعض علماء کے نزدیک ایسے شخص سمیت دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہیں ہوگی جبکہ بعض علماء کے نزدیک دوسرے شرکاء کی قربانی بہرحال درست ہو جائیگی اور جس شخص کا مال حلال نہیں ہے اسکی قربانی بھی ذمہ سے اتر جائیگی لیکن اسکو قربانی کا ثواب نہیں ملیگا، مالی عبادات میں احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ پہلے قول پر عمل کیا جائے، تاہم اگر کسی مجبوری میں دوسرے قول پر عمل کر لیا تو اسکی بھی گنجائش ہے، البتہ اگر شریک کرتے وقت یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ اسکی رقم حرام ہے تو ایسی صورت میں باقی شرکاء کی قربانی بہرحال درست ہو جائیگی۔ (ماخذہ التبویب: ۱۳۵۵/۸۸)

لما فی رد المحتار (۶/ ۳۲۶)

(وإن) (مات أحد السبعة) المشتركين في البدنة (وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم) (صح) عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل، ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة (وإن) (كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم) (لم يجز عن واحد) منهم لأن الإراقة لا تتجزأ هداية لما مر.

دار الافتاء

Scanned with CamScanner